خطبہ نمبر ۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | سوموار ۷ ذیقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۱۱ ہجرت ۱۳۷۱ ہش - ۱۱ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۰۹

والدین کے ساتھ احسان کا سلوک

جہاں تک والدین کا تعلق ہے محض ذمہ داریاں پورا کرنا کافی نہیں ہے۔ ان کے ساتھ احسان کا سلوک ہونا ضروری ہے۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز ۱۴ مئی ۱۹۹۱ء)

قادیان اور ہندوستان کی جماعتوں کی ترقی کیلئے وقفِ جدید کی تحریک کو مزید تقویت دیں

آئندہ صدی کے ساتھ ہندوستان کی جماعتوں کے بیدار ہونے اور وہاں کثرت سے جماعت پھیلنے کا گہرا تعلق ہے اور یہ تعلق مقدّر ہے

قادیان اور ہندوستان کے لئے طبّی، تعلیمی اور کھیلوں کے میدان میں ترقی کے اہم منصوبوں کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۴ صلح ۱۳۷۱ ہش (۲۴ جنوری ۱۹۹۲ء) بمقام بیت الفضل۔ لندن

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک آیت قرآنی کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"پیشتر اس سے کہ میں خطبہ کا مضمون شروع کروں جو دوست (بیت الذکر) میں حاضر ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر ذرا آگے کو کھسک آئیں کیونکہ باہر سردی زیادہ ہے اور بہت سے دوست باہر سردی میں بیٹھے ہوں گے نماز کے لئے اگر ان کو باہر جانا پڑے تو دوبارہ جا سکتے ہیں۔ باہر اعلان کروا دیا جائے یا دوست سُن ہی رہے ہوں گے۔ بہرحال جو بھی باہر سردی میں مشکل محسوس کرتے ہوں گے وہ اندر تشریف لے آئیں۔ اُمید ہے کچھ نہ کچھ جگہ نکل آئے گی (حضور انور نے حاضرین کو آگے آگے ہونے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا) اور آگے آجائیے۔ آپ ذرا آگے کی طرف سرکیں۔ قریب آجائیں (بیت الذکر) میں گنجائش نکل آئی ہے۔ نماز کے لئے ضرورت ہوگی تو چند منٹوں کے لئے وہ نماز کے لئے باہر تشریف لے جائیں۔ باقی خطبہ اندر آکر سُن سکتے ہیں۔

اصحاب الصفّہ کا ذکر

یہ آیتِ کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے یہ سورہ البقرہ کی آیت ۲۷۴ ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ان فقراء کے لئے یہ خدمتیں اور یہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے جو خدا کی راہ میں گھیرے میں آگئے اور ایسے گھیرے میں ہیں کہ جس کے نتیجہ میں باہر نکل کر کسبِ معاش ان کے لئے ممکن نہیں اور وہ زمین میں کھلا پھر نہیں سکتے۔ اپنی مرضی سے جہاں چاہیں جا نہیں سکتے (۔) جاہل ان کو امیر سمجھتا ہے۔ بے ضرورت سمجھتا ہے (۔) کیونکہ انہیں مانگنے کی عادت نہیں۔ کسی دوسرے کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے (۔) یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو ان کی علامتوں سے جو اُن کے چہرے پر ظاہر ہیں۔ ان کی پیشانیوں پر ظاہر ہیں اُن سے اُن کو پہچانتا ہے۔(۔) وہ پیچھے پڑ کر لوگوں سے مانگتے نہیں ہیں (۔) اور جو کچھ بھی تم خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو، مال دیتے ہو۔ خیر سے مراد یہاں مال ہے (۔) اللہ تعالیٰ اُسے بہت جانتا ہے۔

یہ آیت اور اس سے پہلے کی جو آیات ہیں جن میں صدقات کا مضمون بیان ہوا ہے۔ تمام اہلِ تفسیر کے نزدیک اصحاب الصُفّہ پر اطلاق پانے والی آیات ہیں۔ اصحاب الصفّہ وہ مہاجرین تھے جو مسجد نبوی میں ایک تھڑے پر زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ اصحاب الصُفّہ کی جو تعداد ہے اس میں بھی اختلافات ہیں لیکن بالعموم جو مستند روایات ہیں مثلاً بخاری میں بھی ستر کا ذکر ہے کہ کم و بیش ستر اصحاب الصفّہ تھے جو دن رات مسجد نبوی میں ہی رہائش پذیر تھے۔ ان کا پس منظر یہ ہے کہ جب مہاجرین مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف آنا شروع ہوئے تو اُن کے لئے گزر اوقات کی کوئی صورت نہیں تھی۔ مسجد میں جب ایک گروہ اکٹھا ہو جاتا تھا تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ اعلان فرمایا کرتے تھے کہ جس کے گھر دو کا کھانا ہو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے۔ اس طرح یہ مہاجرین مختلف گھروں میں بٹتے رہے لیکن کچھ ایسے تھے جن کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ وہ رفتہ رفتہ اسی مسجد میں ہی بسیرا کر گئے اور ان کی تعداد بڑھتے بڑھتے ستر یا بعض کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ہو گئی۔(۔)

قادیان کے احمدی باشندوں (۔) کے متعلق (۔) جو مضمون میں نے پہلے بیان کیا تھا کہ غربت اور تنگی اور مشکلات کا دور گزرا ہے۔ یہ جسمانی قید تو کوئی نہیں تھی کہ جس کے نتیجہ میں وہ اِن مشکلات کے دَور میں سے گزرے اور آج تک گزر رہے ہیں بلکہ محض ایک اعلیٰ مقصد کی خاطر خود اپنے آپ کو انہوں نے محصور کر رکھا ہے اور وہ مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت ہے۔ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے دار کی حفاظت ہے اور قادیان کی مقدس بستی کو ہمیشہ آباد رکھنے کا عزم ہے (۔)

قادیان میں بسنے والے درویش (۔) درویش کی اصطلاح تو اب انہوں نے ان لوگوں کے لئے مخصوص کر لی ہے جو قادیان سے (نقل مکانی) کے دوران وہاں ٹھہرے تھے لیکن میں جب درویش کہتا ہوں تو مراد یہ ہے کہ وہ سارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو قادیان کی عزت اور اس کے تقدس کی خاطر قربانی کی روح کے ساتھ قادیان آ بسے۔ یہ سارے درویشانِ قادیان ہی ہیں (۔)

قادیان کے درویشوں کی برکت سب دُنیا کی جماعتوں کے اموال پر

ان کے متعلق جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا بہت سی ایسی تجویزیں ہیں جو میرے زیرِ غور ہیں اور جن کے متعلق مختصراً مختلف وقتوں میں قادیان میں بھی جماعت کے سامنے گزارش کرتا رہا ہوں۔ پچھلے خُطبہ میں بھی میں نے کچھ بیان کیا تھا۔ اب اسی مضمون کو کچھ اور آگے بڑھا کر جماعت کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ کسی رنگ میں ہمیں قادیان کے ان درویشوں کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ کیونکہ ان کا ہم پر احسان ہے۔ ہمارا ان پر احسان نہیں ہوگا کہ اگر ہم ان کی خاطر کچھ کریں (۔) بعض دفعہ خدا بعضوں کی وجہ سے دوسروں کو رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں کیا پتہ کہ تمہیں جو رزق مل رہا ہے وہ اس کی برکت سے مل رہا ہو (۔) میں سمجھتا ہوں کہ قادیان کے درویشوں کی برکت بھی اسی طرح سب دُنیا کی جماعتوں کے اموال میں شامل ہو چکی ہے۔ ان کی سہولتوں اور ان کی آسائشوں میں شامل ہو چکی ہے۔ وہ لوگ جو (یہاں) کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں ان کی برکتیں پھیلتی ہیں اور ہم اگر اُن کی خاطر کچھ کریں گے تو ان پر احسان کے طور پر نہیں بلکہ ان کے احسان کا بدلہ اتارنے کی کوشش میں کچھ کریں گے۔ اگر ان کی برکت سے خدا تعالیٰ نے ہمیں مثلاً وسیع رزق عطا نہ بھی کیا ہو تب بھی ان کا حق ہے کہ وہ ساری جماعت کی خاطر ایک فرضِ کفایہ ادا کرتے ہوئے قادیان میں بیٹھ رہے اور انہوں نے بہت ہی عظیم خدمت سرانجام دی ہے (۔) اس میں ادنیٰ سا بھی شک نہیں کہ وہ لوگ جو خدا کی خاطر اسیر ہو جاتے ہیں جیسا کہ پاکستان میں اسیر ہیں جن کو باہر نکلنے کی اس لئے طاقت نہیں کہ زنجیروں نے باندھ رکھا ہے یا جیل خانے کی دیواریں حائل ہیں یا وہ گیٹ حائل ہیں جن میں سلاخیں جڑی ہوئی ہیں (۔) اور قادیان کے وہ درویش خصوصیت کے ساتھ جن پر ظاہری پابندیاں کوئی نہیں ہیں۔ کوئی زنجیریں ان کے پاؤں باندھنے والی نہیں۔ کوئی ہتھکڑیاں اُن کے ہاتھوں کو جکڑنے والی نہیں لیکن ایک فرض کی ادائیگی کے طور پر، ایک اعلیٰ مقصد کی خاطر قربانی کرتے ہوئے وہ نسلاً بعد نسلٍ قادیان کے ہو رہے ہیں ان کا حق ہے اور ان کے حقوق ہمارے اموال میں داخل ہیں اور ہماری سہولتوں میں داخل ہو چکے ہیں (۔) پس قادیان والے سائل تو نہیں ہیں لیکن بہت سے خاندان محرومین میں داخل ہیں۔ ان کے لئے جو تحائف جماعت نے بھجوائے، بہت ہی اچھا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے لیکن یہ ایسا کام ہے جو مستقلاً باقاعدہ منصوبے کے تحت کرنے والا کام ہے۔

تحریک وقفِ جدید کا قادیان اور ہندوستان سے گہرا تعلق

وقفِ جدید کا میں نے جو نیا اعلان کیا تھا کہ وقفِ جدید کو باہر کی دُنیا میں بھی عام کر دیا جائے صرف پاکستان تک محدود نہ کیا جائے اُس سے اب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت اس میں اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر تھی کہ قادیان اور ہندوستان کی محصور جماعتوں کے لئے ہمیں باہر سے بہت کچھ کرنا تھا اور اگر یہ تحریک نہ ہوتی تو بہت سے ایسے اہم کام جو سرانجام دینے کی توفیق ملی ہے ان سے ہم محروم رہتے۔ پس اس کے لئے جہاں تک ہندوں کا تعلق ہے میں کوئی اور خصوصی تحریک نہیں کرنا چاہتا۔ وقفِ جدید کی تحریک کو آپ مزید تقویت دیں۔ اس وقت تک وقفِ جدید بیرون میں تقریباً ایک لاکھ کے وعدے ہو چکے ہیں اور وقفِ جدید کا قادیان سے یا ہندوستان کی جماعتوں سے جو گہرا تعلق ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اشارے کی صورت میں اس طرح بھی ظاہر ہوا کہ میں نے قادیان میں جلسہ کے دوران پڑھائے جانے والے جمعہ میں یہ بیان کیا تھا کہ جب وقفِ جدید کے لئے حضرت (فضل عمر) نے ربوہ میں پہلا خطبہ دیا ہے تو وہ ۲۷ دسمبر تھی اور جلسہ کا درمیانی دن تھا اور قادیان میں اب جب میں حاضر ہوا تو جلسہ کے عین درمیان میں جمعہ آیا اور وہ ۲۷ دسمبر کا دن تھا اور اسی دن وقفِ جدید کا مجھے بھی اعلان کرنا تھا کیونکہ دستور یہی ہے کہ سال کے آخری جمعہ میں اعلان کیا جاتا ہے تو اس وقت میری توجہ اس طرف مبذول کروائی گئی کہ یہ توارد کوئی خاص معنی رکھتا ہے۔ پس یقیناً یہ توارد اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ وقفِ جدید کا ایک تعلق تو پاکستان سے تھا جس کا آغاز پاکستان سے کیا گیا لیکن وہ دوسرا تعلق جس کے لئے میں نے تحریک کی تھی یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا یافتہ فعل ہے اور خدا کے منشاء اور تائید کے مطابق ہی ایسا ہوا ہے اور قادیان اور ہندوستان کی جماعتوں کو بھی تمام بیرونی دُنیا کے احمدیوں کی غیر معمولی مالی امداد اور قربانی کی ضرورت ہے اور وہ وقفِ جدید کے راستے سے کی جائے۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس وقت تک ایک لاکھ پاؤنڈ سالانہ کے وعدے ہو چکے ہیں لیکن جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے ہمیں قادیان اور ہندوستان پر سالانہ کم از کم ایک کروڑ خرچ کرنا ہوگا اور آئندہ کئی سالوں تک اس کو مسلسل بڑھانے کی کوشش کرنی ہوگی کیونکہ جو تفصیلی منصوبے قادیان کی عزت اور احترام کو بحال کرنے کے لئے میں نے بنائے ہیں اور جو تفصیلی منصوبے ہندوستان میں جماعت کے وقار اور جماعت کی تعداد اور رُعب اور عظمت کو بڑھانے کے لئے بنائے ہیں وہ کروڑہا روپے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے جلسہ قادیان میں بھی بیان کیا تھا کہ میرا یہ تجربہ ہے کہ جب بھی ہم کوئی نیک کام خدا کی خاطر، اس کی رضا کی خاطر شروع کرتے ہیں تو خواہ کتنے بڑے اموال کی ضرورت ہو اللہ تعالیٰ رستے کی سب روکیں دُور فرما دیتا ہے اور وہ اموال مہیا ہو جاتے ہیں اور اگر کم بھی ہوں تو ان میں برکت بہت پڑتی ہے اور کبھی بھی نہیں ... یہ نہیں دیکھا کہ کوئی منصوبہ خالصۃً للہ بنایا گیا ہو اور جب اس پر عمل کرنا ہو تو روپے کی کمی یا دیگر ایسی مجبوریاں حائل ہو جائیں اور ہم اس پر عمل درآمد کرنے سے محروم رہ جائیں ایسا کبھی نہیں ہوا نہ آئندہ کبھی (اللہ نے چاہا تو) ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی جماعت سے خاص سلوک ہے۔ یہ ایک زندہ خدا کا تعلق ہے جو ہمیشہ جاری رہے گا جب تک جماعت خدا تعالیٰ سے تعلق قائم رکھے گی۔ پس فکر کے طور پر میں عرض نہیں کر رہا بلکہ میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ آئندہ قادیان اور ہندوستان کی محصور جماعتوں کے لئے جو بھی خدمتیں کرنی ہوں ان کے لئے رُخ رستہ وقفِ جدید کے چندے کا رستہ ہے۔ اس راہ سے باقاعدہ مسلسل قربانی پیش کرتے رہیں جو وقتی طور پر تحریکیں ہیں وہ ایک دو سال کے کام تو کر دیتی ہیں لیکن مستقل ضرورتیں پُوری نہیں کر سکتیں اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے قادیان اور ہندوستان کی ضرورتیں لمبے عرصہ کی ضرورتیں ہیں اور جماعت کے بہت بڑے مفادات ان سے وابستہ ہیں۔ ہندوستان میں جماعت کی خدمت کرنے میں اتنے عظیم الشان عالمی مفادات ہیں کہ اگر آپ کو ان کا تصور ہو تو دل میں غیر معمولی جوش پیدا ہو اور کبھی بھی اس خدمت سے نہ تھکیں۔ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ صدی کے ساتھ ہندوستان کی جماعتوں کے بیدار ہونے، قادیان کی عظمت کے بحال ہونے اور وہاں کثرت سے جماعت کے پھیلنے کا ایک بہت ہی گہرا تعلق ہے اور یہ تعلق مقدّر ہے۔ اس کے نتیجہ میں عظیم انقلابات برپا ہوں گے۔ اس لئے اس بات کو معمولی اور چھوٹا نہ سمجھیں۔ جب خدا آپ کو غور کی توفیق عطا فرمائے گا تو آپ اندازہ کریں گے کہ کتنے بڑے بڑے عظیم مقاصد اس منصوبے کے ساتھ وابستہ ہیں۔

جو شفا قادیان میں ملتی ہے اور کہیں میسّر نہیں

جہاں تک قادیان کے اندر بعض منصوبوں پر عمل درآمد کا تعلق ہے ہسپتال بھی ان منصوبوں میں سے ایک تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہسپتال کو بہت بہتر حال تک پہنچانے کی توفیق مل چکی ہے۔ گذشتہ دو تین سال سے ہم یہ کوشش کر رہے تھے کہ بجائے اس کے کہ ایک چھوٹی سی ڈسپنسری جہاں ایک ان کوالیفائیڈ (UNQUALIFIED) غیر تعلیم یافتہ ڈاکٹر بیٹھا ہو اور آنے والے کی مرہم پٹی کر لے یا پیٹ درد کے لئے کوئی مکسچر (MIXTURE) بنا کر دے دے، قادیان کا ہسپتال تو چوٹی کا ہسپتال ہونا چاہئے۔ اس میں ہر قسم کی جراحی کے سامان ہونے چاہئیں۔ ہر قسم کے جدید سامان اور آلات مہیا ہونے چاہئیں۔ اس ہسپتال کا نام روشن ہونا چاہئے۔ بجائے اس کے کہ قادیان کے ہر مریض کو کٹھبوں میں ڈال کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بٹالہ یا امرتسر یا جالندھر بھجوایا جائے، بٹالہ یا امرتسر یا جالندھر یا دیگر علاقوں سے لوگ قادیان کے ہسپتال میں شفاء کے لئے آئیں کیونکہ جو شفاء خدا نے قادیان کے ساتھ وابستہ کر رکھی ہے اُس سے ارد گرد کا علاقہ فی الواقعہ محروم ہے کیونکہ اس شفاء کے ساتھ دعاؤں کا بھی تعلق ہے۔ اس شفاء کے ساتھ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو دیئے گئے وعدوں کا تعلق ہے۔ پس اگر ہسپتال کی ظاہری حالت بہتر بنائی جائے تو مجھے یقین ہے کہ جو شفاء اس ہسپتال میں تمام پنجاب کے باشندوں کو یا باہر سے آنے والوں کو نصیب ہوگی اس کا عُشرِ عشیر بھی وہ باہر نہیں دیکھیں گے۔ چنانچہ ابھی سے یہ محسوس ہونا شروع ہُوا ہے کہ اگرچہ ابھی پوری طرح قادیان کے ہسپتال کے وقار کو بحال نہیں کیا جا سکا لیکن جو کچھ بھی کیا جا چکا ہے اس کے نتیجہ میں مریضوں کا غیر معمولی رُخ ہو چکا ہے اور بہت سے مریض دُور دُور سے آتے ہیں جن کو توفیق ہے کہ بہت بڑے ہسپتالوں میں جا کر زیادہ سے زیادہ اخراجات کر سکیں وہ بھی قادیان یہ کہہ کر اس نیت کے ساتھ آتے ہیں کہ جو شفاء یہاں میسّر ہے وہ باہر نہیں مل سکتی۔ پس اس ضمن میں ابھی آنے سے پہلے اُن کی بعض ضروریات کے سامان مہیّا کر کے آیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے جو کچھ پیش کیا تھا اسی میں سے وہ خرچ بھی کیا گیا۔ بہترین ایکسرے کی مشینیں وہاں لگ چکی ہیں۔ تجزیات کی بہترین مشینیں کچھ وہاں لگ چکی ہیں کچھ مہیّا کی جا رہی ہیں۔ ہر قسم کے جدید آلات جو مریضوں کی سہولت کے لئے ضروری ہیں اُن کے لئے اخراجات مہیّا کر دیئے گئے ہیں اور موجودہ ہسپتال کے ساتھ قادیان کا جو رہائشی علاقہ تھا سر دست اس میں سے ایک حصّہ ہسپتال کے لئے وقف کر دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے خدا تعالیٰ نے جو توفیق بخشی تھی کہ مکانات بنائے جائیں اور ان میں سے کچھ تقسیم کے لئے بھی ہوں۔ یہ سکیم تھی جو بیوت الحمد کے نام سے جاری کی گئی تھی۔ اس میں تقسیم کے لئے جو مکانات تھے وہ تو بیس ۲۰ تھے لیکن ۳۲ مکانات بنائے گئے تھے۔ اب ان کا یہ فائدہ پہنچ رہا ہے کہ قادیان کے مرکزی علاقے سے بعض درویش خاندانوں کو دوسری جگہ منتقل کرنا ضروری ہو تو بڑی سہولت سے ایسا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ یہ تجویز مکمّل ہو گئی ہے۔ مکانوں کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ اب دوسرے دَور میں یہاں سے (اللہ نے چاہا تو) عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ وہاں جا کر اُن مکانوں کو ہسپتال کے اندر جذب کرنے کے لئے نہایت جدید طریق پر ایک ایسا منصوبہ پیش کریں گے کہ جس سے یہ نہیں لگے گا کہ گویا پرانے مکان ساتھ مدغم کئے گئے ہیں بلکہ ایک ہی رنگ کا مکمّل ہسپتال نشوونما ہوگا تو آئندہ چھ سات مہینے کے اندر اندر (اللہ نے چاہا تو) وہاں کے ہسپتال کے اندر ایک نئی شان و شوکت پیدا ہوگی اور یہ ساری عالمی جماعت کی قربانیوں کا نتیجہ ہے اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی جماعت قربانیوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے گی۔

ہسپتال کے سلسلہ میں ایک یہ بھی منصوبہ بنایا گیا ہے کہ بیرونی ڈاکٹر جو کسی نہ کسی فن میں غیر معمولی شہرت رکھتے ہیں یا ملکہ ان کو عطا ہُوا ہے وہ جب بھی ان کو توفیق ملے قادیان کے ہسپتال کے لئے وقف کریں اور اس صورت میں ہم وہاں کیمپ لگایا کریں گے۔ مثلاً کوئی آنکھوں کے آپریشن کا ماہر ہے اور وہ ایک مہینہ دو مہینے وقف کرتا ہے تو دُور دُور کے علاقے سے لوگوں کو یہ دعوت دی جائے گی کہ آئیں اور قادیان سے مفت فیض حاصل کریں اور ان آپریشنوں کی کوئی فیس نہیں لی جائے گی یا اگر لی گئی تو اس رنگ میں کہ صاحب حیثیت امراء سے کچھ لے لیا جائے گا اور غرباء کا محض مفت علاج ہوگا۔ اسی طرح دل کے ماہرین ہیں۔ پھیپھڑوں کے ماہرین ہیں اور انتڑیوں وغیرہ کی بیماریوں سے تعلق رکھنے والے ماہرین ہیں۔ اعصابی امراض کے ماہرین ہیں۔ سرجری میں ہڈیوں کی سرجری کے سپیشلسٹ، دل کی سرجری کے سپیشلسٹ وغیرہ وغیرہ۔ جہاں تک مَیں نظر ڈال کر دیکھ رہا ہوں خدا کے فضل سے ہر مرض کے علاج میں اس وقت احمدی ماہرین مہیّا ہو چکے ہیں اور خدا کے فضل سے اپنے اپنے دائرے میں بہت شہرت یافتہ لوگ ہیں۔

ہر قسم کی جرّاحی کا کام اگرچہ اس وقت وہاں نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے لئے ایک سپورٹ کمپلیکس کی ضرورت ہُوا کرتی ہے۔ مثلاً دل کا سرجن یعنی جو دل کا ماہر جرّاح ہے وہ ہر جگہ تو ہسپتال میں جا کر آپریشن نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے بہت سے ایسے متعلقہ سامان چاہئیں، بہت سے ایسے ماہرین چاہئیں جو سب مل کر وہ فضا قائم کرتے ہیں جس میں جرّاحی کا وہ درخت لگتا ہے تو امید یہی ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) رفتہ رفتہ اس ہسپتال کو بڑھاتے بڑھاتے اس مقام تک پہنچا دیں گے کہ جس میں دُنیا کے بہترین ہسپتالوں میں اس کا شمار ہو اور خدا کے فضل سے آغاز ہو چکا ہے۔

قادیان کے تعلیمی ادارے

ایک اَور پہلو تعلیم کا ہے۔ اس حصّہ میں مَیں جماعت کو دعاؤں کی تحریک کرتا ہوں کہ ابھی بہت سی روکیں ہیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کے سکول اور کالج کا تعلق ہے اگرچہ حکومت نے صدر انجمن کے نام یہ جائیدادیں بحال کر دی ہیں اور اس میں ہم ہندوستان کی عدلیہ کے بڑے ممنون ہیں جنہوں نے بہت ہی اعلیٰ انصاف کے ساتھ کارروائی کی۔ کسی تعصّب کو انصاف کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا اور اس ثبوت کے مہیّا کرنے پر کہ وہ صدر انجمن احمدیہ جو ان چیزوں کی مالک تھی بلا انقطاع قادیان میں موجود رہی ہے اور وہی مالک ہے اس لئے اس کو مہاجر قرار دے کر تمہیں ان جائیدادوں پر قبضہ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اس دلیل پر ہندوستان کی عدلیہ نے انصاف کا بہت ہی اعلیٰ نمونہ دکھایا اور یہ جائیدادیں بحال کر دیں لیکن جب تک یہ جائیدادیں بحال ہوئیں اس وقت تک بہت سے اداروں پر دوسرے قابض ہو چکے تھے۔ مثلاً تعلیم الاسلام کالج جو پہلے تعلیم الاسلام سکول ہُوا کرتا تھا اسے اس وقت سکھوں کا ایک ادارہ ہے جو چلا رہا ہے، نام اس کا مجھے یاد نہیں، غالباً خالصہ نام سے کوئی ادارہ ہے اور وہ انہی کے قبضہ میں ہے مگر صورتِ حال یہ ہے کہ اس کا معیار اتنا گر چکا ہے کہ دیکھ کر رونا آتا ہے۔ جس حال میں ہم نے تقسیم کے وقت اس عمارت کو چھوڑا تھا اس حال سے بہت زیادہ بدتر ہو چکی ہے لیکن اُس کو بحال کرنے کے لئے یا اس میں مزید اضافے کی خاطر کوئی بھی خرچ نہیں کیا گیا یہاں تک کہ جو کمرہ زیرِ تعمیر تھا، جس کی چھت پڑنے والی تھی، جس حالت میں اینٹیں پڑی تھیں اسی طرح آج بھی پڑی ہیں اور وہ تالاب جیسے پیچھے چھوڑ کر آئے تھے جو سکول کا سوئمنگ پُول (SWIMMING POOL) تھا بعد میں کالج کا بن گیا اُسے اس زمانہ میں ٹینک (TANK) کہا کرتے تھے اور اس کی حالت یہ ہے کہ اس میں اب گندا پانی جمع ہے کوئی دیکھ بھال کا انتظام نہیں لیکن وہ وقارِ عمل سے اور بڑی دعاؤں کے ساتھ تیار کیا گیا تھا اس کی تعمیر ایسی اعلیٰ اور پختہ ہے کہ مَیں نے پھر کر دیکھا ہے ایک اینٹ بھی ابھی اپنی جگہ سے نیچے نہیں بیٹھی حالانکہ کُھلے آسمان کے نیچے بغیر دیکھ بھال کے پڑا ہُوا ہے تو اصل دُعا تو یہی کرنی چاہیئے کہ قادیان میں تعلیمی اداروں کو بحال کرنا ہے تو یہ عمارتیں جماعت کو واپس ملیں۔ اس سلسلہ میں کچھ گفت و شنید کا مَیں وہاں آغاز کر آیا ہوں کچھ یہاں سے سکھوں کی اس لیڈر شپ سے بھی بات کریں گے جو باہر ہے اور پنجاب میں بھی اس تحریک کو چلایا جائے گا۔ اگر وہ ہمیں یہ ادارہ واپس کر دیں تو بہت وسیع کھیل کے میدان بھی اس کے ساتھ ہیں اور ایسا شاندار کالج دوبارہ وہاں قائم کیا جا سکتا ہے جو تمام پنجاب بلکہ ہندوستان میں ایک شہرت اختیار کر جائے۔ دُور دُور سے طلباء وہاں آئیں۔ بہترین اس کے معیار ہوں اور اس کے ساتھ ہی سکول کا قیام بھی تعلق رکھتا ہے۔ پہلے خیال تھا کہ کالج کے قرب میں الگ سکول تعمیر کیا جائے جو بہترین معیار کا ہو مگر سوال یہ ہے کہ اگر سکول بہترین معیار کا بنا دیا جائے اور کالج جس حال میں ہے اسی حال میں ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ سکول کے چند سالوں کے بعد بچّوں کو پھر باہر نکلنا پڑے گا اور پھر غیر فضا سے بداثرات قبول کرنے کے احتمال باقی رہیں گے اور محض سکول سے کسی مقام کی شان نہیں بڑھا کرتی اس کے ساتھ ایک تعلیمی تسلسل ہونا چاہیئے۔ آئندہ تعلیم کا انتظام۔ اس سے آگے تعلیم حتّٰی کہ اس معیار کو زیادہ سے زیادہ بلند کیا جائے اور پھر وسیع کیا جائے۔ یہ مقاصد ہیں جن کے پیشِ نظر ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں تعلیمی سہولتیں مہیا کرتی ہیں اور بہت اعلیٰ پیمانے کی تعلیمی سہولتیں مہیا کرتی ہیں۔ میرے ذہن میں جو نقشہ ہے وہ یہ ہے کہ زبانوں کے لحاظ سے بھی یہ بہترین سکول اور بہترین کالج ہو جائیں اگر جرمن زبان پڑھانی ہے تو باہر سے جرمن قوم کے لوگ وہاں جا کر ٹھہریں اور خدا کے فضل سے ایسے موجود ہیں جو میری تحریک پر اپنے آپ کو پیش کر دیں گے۔ انگریز انگریزی پڑھائیں۔ عرب عربی پڑھائیں اور اسی طرح مختلف زبانوں کے ماہرین جو اپنے ہاں اہلِ زبان کہلاتے ہیں وہ جا کر ان بچوں کو تعلیم دیں تو اس پہلو سے پنجاب میں خصوصیت کے ساتھ اتنا بڑا خلاء ہے کہ اگر ہمیں یہ توفیق ملے تو (اللہ نے چاہا تو) بڑی دُور دُور تک اس تعلیمی ادارے کا شہرہ ہو گا۔ کیونکہ بدنصیبی سے سکھوں نے قوم پرستی کے تابع ہو کر پنجابی پر اتنا زور دے دیا ہے کہ اب وہاں تقریباً تمام اداروں میں پنجابی میں ہی تعلیم دی جا رہی ہے اور باقی زبانیں عملاً کالعدم ہیں یا انہیں کالجوں سے اگر باقاعدہ دیس نکالا نہیں ملا تو ان کی حوصلہ افزائی کا کوئی انتظام نہیں ہے جس کی وجہ سے باقی زبانیں عملاً مر چکی ہیں یا محض رسمی طور پر پڑھائی جاتی ہیں اور اس کا شدید نقصان سکھ قوم کو پہنچے گا۔ میں نے ان کے لیڈروں کو یہ بھی سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ تم لوگ بہت ہی غلط فیصلہ کر چکے ہو۔ پنجابی کو مقام دو۔ بے شک اس کی خدمت کرو۔ یہ تمہارے لئے جائز ہے۔ قومی لحاظ سے ضروری بھی ہو گا۔ لیکن بین الاقوامی زبانوں کو چھوڑ کر اگر صرف پنجابی میں تعلیم دی تو باہر نکل کر یعنی پنجاب سے باہر جا کر یا تم جتنی تعلیم دے سکتے ہو اُن حدود سے اُوپر جا کر یہ بچے کیا کریں گے۔ دُنیا میں سائنس کی ساری کتابیں یا انگریزی میں ملیں گی یا جرمن میں ملیں گی یا فرنچ میں ملیں گی یا JAPANIES میں ملیں گی اور پنجابی میں تو کوئی کتاب نظر نہیں آئے گی اور دُنیا کے دوسرے ادارے ان کو قبول ہی نہیں کریں گے تو یہ دراصل ایک وسیع پیمانے پر علمی خودکشی ہے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہندوستان کی حکومت کا ایک قانون یہ ہے کہ کسی صوبے میں جو تعلیمی پالیسی ہے اس صوبے سے متعلق ادارے اس تعلیمی پالیسی کے اختیار کرنے کے پابند ہیں لیکن ہر صوبے میں مرکزی تعلیمی اداروں سے تعلق رکھنے کے امکانات ہیں۔ اس لئے پنجاب میں اگر کوئی تعلیمی ادارہ دہلی کے تعلیمی نظام سے متعلق ہونا چاہے تو وہ ہو سکتا ہے۔ علی گڑھ کے تعلیمی نظام سے متعلق ہونا چاہے تو وہ ہو سکتا ہے اور اس پر پھر اسی ادارے کا قانون سارے ہو گا جس سے وہ متعلق ہے تو اس لئے جماعت احمدیہ کی راہ میں ایک نہایت اعلیٰ پیمانے کا تعلیم اور تدریس کا نظام جاری کرنا مشکل نہیں ہے اور قانوناً کوئی روک نہیں ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ نمونہ جب قائم ہو گا تو باقی سکھ اداروں کو بھی ہوش آئے گی اور وہ بھی ہماری تقلید کی کوشش کریں گے اور قومی فائدہ پہنچے گا تو اس ضمن میں جب باہر سے اساتذہ بلانے کا یا اور خدمات کا وقت آئے گا تو میں امید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) ساری دُنیا کی جماعتیں اس میں حصہ لیں گی۔ سردست تو میں دُعا کی تحریک کر رہا ہوں کہ بہت باقاعدگی سے، سنجیدگی سے دل لگا کر دُعا کریں کہ قادیان کی کھوئی ہوئی عظمت کو بحال کرنے کے لئے خدا پھر ہمیں توفیق بخشے کہ پرانے تعلیمی اداروں کی روایات کو زندہ کر سکیں اور جو کردار وہ پہلے ادا کرتے رہے ہیں از سر نو پھر وہ یہ کردار ادا کر سکیں۔ قادیان کو تو ساری دُنیا میں علم کا مرکز بننا ہے اور خدا نے اس کام کے لئے اُسے چُن رکھا ہے۔ پارٹیشن سے پہلے کی بات کر رہا ہوں کہ جن دنوں میں قادیان ایک چھوٹی سی بستی تھا مگر علمی لحاظ سے اس کی بڑی شان تھی اور پنجاب میں دُور دُور تک قادیان کے سکول سے نکلے ہوئے طلباء کی عزت کی جاتی تھی، احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ کالجوں میں داخل کرنے کی راہ میں کوئی روک نہیں ہوا کرتی تھی۔ انگریزی زبان کا معیار اتنا بلند تھا اور کھیلوں کا معیار اتنا بلند تھا کہ ان دو غیر معمولی استثنائی امتیازات کی وجہ سے قادیان کے طلباء جب چاہیں گورنمنٹ کالج میں، ایف سی کالج میں، کسی بہترین ادارے میں داخل ہونا چاہیں تو ان کو عزت کے ساتھ لیا جاتا تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کو خدا کے فضل سے یہ دونوں امتیاز حاصل تھے کہ انگریزی زبان میں بھی غیر معمولی ملکہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا، ایک قدرت حاصل تھی اور فٹ بال کے بھی بہترین کھلاڑی تھے۔ یہاں تک کہ جب میں گورنمنٹ کالج میں داخل ہُوا ہوں تو اس وقت تک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصویر اُن طلباء کی صف میں لٹکی ہوئی تھی جنہوں نے گورنمنٹ کالج میں غیر معمولی اعزازی نشانات حاصل کئے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے مجھے بتایا کہ ان کا انگریز پروفیسر غالباً سٹیفنسن نام تھا، مجھے پوری طرح یاد نہیں۔ اس نے ایک دفعہ اُن سے کہا کہ قادیان میں تم لوگ کیا کرتے ہو وہاں تو میں نے دیکھا ہے کہ دو چیزوں کے کارخانے لگے ہوئے ہیں، اچھے انگریزی دان اور اچھے کھلاڑی۔ جو بھی قادیان کا طالب علم آتا ہے اس کا زبان کا معیار بہت بلند ہے اور کھیلوں کا معیار بہت بلند ہے اور کھیلوں کا معیار واقعۃً اتنا بلند تھا کہ قادیان کی سکول کی ٹیم پنجاب کے چوٹی کے کالجوں سے ٹکرایا کرتی تھی اور اکثر ان کو شکست دے دیتی تھی۔ قادیان کی کبڈی کی ٹیم سارے پنجاب میں اوّل درجے کی ٹیم تھی تو کھیلوں کا معیار بھی تعلیم کے ساتھ ساتھ بلند تھا اور ان دونوں چیزوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے۔ اچھے تعلیمی اداروں میں ہمیشہ اچھے کھلاڑی بھی پیدا ہوتے ہیں اور لازماً عقل اور ذہن کی صحت کے ساتھ جسمانی صحت کی طرف بھی یہ ادارے توجہ دیتے ہیں۔

کھیلوں کے انتظامات کا منصوبہ

اب قادیان میں دوسری مشکل یہ درپیش ہے کہ ان کے لئے کھیلوں کا کوئی بھی انتظام نہیں ہے۔ میں نے سکول کے بچوں سے بچیوں سے سوالات کئے۔ وہاں لجنہ سے، خدام الاحمدیہ سے جائزے لئے تو یہ دیکھ کر بہت ہی تکلیف ہوئی کہ غیروں نے تو تعلیم کی طرح کھیلوں کی طرف بھی توجہ چھوڑ دی ہے اور قادیان کے سکولوں اور کالجوں میں کوئی بھی معیار نہیں رہا، نہ تعلیم کا نہ کھیل کا، ہر لحاظ سے پیچھے جا پڑے ہیں حالانکہ اللہ کے فضل سے علاقے میں صحت کا معیار بہت بلند ہے اور اگر جذبہ ہوتا، ایک انتظام کے تحت علم اور صحت دونوں کی طرف توجہ کی جاتی تو قادیان ابھی بھی خدا کے فضل سے یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ پنجاب میں اسی طرح چمکے جس طرح پہلے چمک کر دکھا چکا ہے تو کھیلوں کی طرف ہمارے اندرون میں یعنی قادیان کے اس حصہ میں بھی کوئی توجہ نہیں جس میں درویش بستے ہیں اور اس طرح بچوں کی زندگیاں ضائع ہو رہی ہیں۔ لڑکیوں کے لئے کھیلنے کا کوئی انتظام نہیں۔ محدود علاقے میں قید ہیں۔ پس تعلیمی منصوبے کے علاوہ ایک منصوبہ یہ بنایا گیا ہے کہ اُن کے لئے ہر قسم کی صحتِ جسمانی کے سامان مہیا کئے جائیں۔ بہترین جمنیزیم بنائے جائیں۔ لجنہ کے لئے ایک کھلی زمین خرید کر یا اگر کوئی موجودہ زمین اس کام کے لئے مل سکتی ہو تو اسے احاطہ کر کے لڑکیوں اور عورتوں اور طالبات وغیرہ کے لئے وقف کر دیا جائے۔ وہاں ہر قسم کی جدید کھیلوں کے انتظام ہونے چاہئیں اور باہر سے کوئی احمدی بچیاں کسی فن میں مہارت رکھتی ہیں۔ ہندوستان میں بھی کئی کھیلوں کی اچھی اچھی ماہر بچیاں ہیں تو وہ وہاں اپنا وقت لگائیں۔ وہاں جا کر ان کو تعلیم و تربیت دیں تو اُن کے لئے کچھ تو ایسا سامان ہونا چاہئے جس سے وہ دل کی فرحت اور سکینت محسوس کریں۔ محض ایک سنجیدہ ماحول نہیں۔ جو روحانی سہی لیکن اتنا تنگ ماحول ہے کہ اس میں زندگی گھٹی گھٹی محسوس ہوتی ہے ایسے ماحول میں ان بچیوں کو اور لڑکوں اور بڑوں کو زندگی بسر کرنے پر مجبور رکھنا یہ ظلم ہے اس لئے عالمی جماعت کا یہ فرض ہے کہ ان کی اس قسم کی علمی اور صحتِ جسمانی کی ضرورتیں پوری کریں اور اس شان سے پوری کریں کہ علاقے میں اس کی کوئی مثال نہ ہو۔ پس اس بارہ میں میں ہدایات دے آیا ہوں کہ اب تفصیلی منصوبے بنانا تمہارا کام ہے، بناؤ اور جو بھی بناؤ گے (اللہ نے چاہا تو) عالمی جماعت فراخ دلی کے ساتھ ان پر عمل درآمد کرنے میں تمہاری مدد کرے گی اور میری خواہش ہے کہ آئندہ جلسہ سے پہلے پہلے عورتوں اور مردوں کے لئے یہ سپورٹس کمپلیکس مکمل ہو چکے ہوں یا مکمل نہ سہی تو نظر آنے شروع ہوں اور ان کا فیض دکھائی دینے لگے۔ ہمارے احمدی بچوں کے چہروں پر صحت دکھائی دے۔ اس لئے یہ بھی وہ ایک ضروری منصوبہ ہے جو شروع کیا جا چکا ہے لیکن یہ قادیان تک محدود نہیں رکھنا۔ علمی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت کے یہ دونوں منصوبے ہندوستان کی باقی جماعتوں میں بھی ممتد ہوں گے کیونکہ ان کی بھی محصور کی سی ایک کیفیت ہے۔

بنیادی حقوق سے محرومی کا مسئلہ

بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں (لوگ) بعض راہنماؤں کی غلطیوں کی وجہ سے اپنے بنیادی حقوق سے محروم رکھے جا رہے ہیں۔ ان میں جماعت احمدیہ بھی ان تکلیفوں میں حصہ دار بنی ہوئی ہے اگرچہ غلط پالیسیوں کے ساتھ جماعت احمدیہ کا کوئی تعلق نہیں۔ (-) احمدیوں کے لئے دوہری مشکلات ہیں اور وہ ان مخالفتوں میں محصور ہو چکے ہیں۔ چنانچہ بعض جماعتوں کے ساتھ جب تفصیلی انٹرویو ہوئے تو پتہ لگا کہ واقعۃً اُن کی محصور کی سی کیفیت ہے۔ وہ عام روزمرہ کے اپنی زندگی کے حقوق سے کلیۃً محروم ہیں۔ مسلمان ان سے کنی کتراتے ہیں۔ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نہیں رکھتے کیونکہ ان کو نفرتوں کا نشانہ بنایا گیا ہے اور ہندو ویسے ہی دُور ہٹتے چلے جا رہے ہیں اور دن بدن ہندو قوم پرستی یا تشدد پرستی کی جو تحریکات ہیں وہ زیادہ قوی ہوتی جا رہی ہیں (-) بہرحال ہندوستان میں جو یہ شدید ردّ عمل پڑی ہے یہ بہت ہی خطرناک عزائم کو ظاہر کر رہی ہے اور دن بدن مجھے ڈر ہے کہ اگر یہ رَو اسی طرح چلتی رہی تو سارے مسلمان وہاں محصور ہو کر رہ جائیں گے اور احمدیوں پر تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دوہری حصار ہے۔ ایک حصار غیروں کی غلطی کی وجہ سے ہے اور ایک حصار دل کی مجبوری کی وجہ سے۔ خدا کی خاطر جو بھی مخالفت ہو انہوں نے بہرحال قبول کرنی ہے اور بڑی وفا کے ساتھ احمدیت سے وابستہ رہنا ہے (-) پس قادیان کے لئے بہبود کی جو سکیمیں ہیں ان سے ہندوستان کی باقی جماعتوں کو محروم نہیں رکھا جائے گا اور وہاں بھی صوبائی امارتیں قائم کر کے (جہاں نہیں تھیں وہاں قائم کر دی گئی ہیں اور جہاں تھیں ان کو بیدار کیا گیا ہے) یہ سمجھا دیا گیا ہے کہ جہاں اقتصادی ترقی کے منصوبے بناؤ وہاں تعلیمی ترقی کے بھی منصوبے بناؤ۔ چنانچہ کشمیر میں خدا کے فضل سے پہلے ہی بہت سے سکول بڑی اعلیٰ روایات کے ساتھ چل رہے ہیں۔ باقی صوبوں کو بھی ہدایت کی گئی ہے کہ اسی طرح مدارس قائم کریں اور جہاں جہاں ممکن ہو کالجز قائم کریں۔ ٹیکنیکل کالجز کی وہاں بڑی ضرورت ہے اور قادیان میں بھی (اللہ نے چاہا تو) خیال ہے کہ اعلیٰ پائے کا ٹیکنیکل کالج بھی قائم کیا جائے گا۔

تو سارے ہندوستان کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھا جائے تو ایک کروڑ سالانہ کی رقم بھی کوئی چیز نہیں ہے۔ لیکن اگر وقف جدید کے ذریعہ ایک سال کے اندر اندر ایک کروڑ کی رقم بھی مہیا ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ شروع کرنے کے لحاظ سے خدا کے فضل سے کچھ نہ کچھ سرمایہ میسر آجائے گا اور باقی اللہ تعالیٰ اور رستے عطا کرتا رہتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی عالمی قربانیوں کا جو مجموعہ ہے اس میں سے جہاں مرکزی منصوبوں پر خرچ ہو رہے ہیں مختلف ممالک پر خرچ ہو رہے ہیں ایک حصہ اس میں سے بھی قادیان اور ہندوستان کی احمدی جماعتوں کے لئے مزید مخصوص کیا جا سکتا ہے تو آپ دعاؤں میں یاد رکھیں اور مالی قربانیوں کی جہاں تک توفیق ملے اسے بڑھانے کی کوشش کریں۔ وقف جدید کی مالی قربانی پہ نظر ثانی کریں۔ بہت سے احمدی ہیں جو عسرت اور تنگی کی حالت میں بھی ہر چندے میں شامل ہیں۔ وہ تقریباً اپنی استطاعت کی حد کو پہنچے ہوئے ہیں لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی خاطر وہ جو قربانیاں پیش کرتے ہیں یا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے گا اور ان کی حدود وسیع تر کرتا چلا جائے گا وہ آیت جس کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی اس سے پہلے اس مضمون کی آیات ہیں جو میں اب آپ کے سامنے رکھ کر اس خطبہ کو ختم کروں گا جن میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کے لئے جو خدا کی خاطر خود محصور ہو گئے اور جن کے رزق کی راہیں تنگ ہو گئیں یا بند ہو گئیں جو لوگ قربانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دین اور دُنیا دونوں جگہ جزا دینے والا ہے اور ان کے اموال کو رکھتا نہیں بلکہ ان میں بہت برکت دیتا ہے۔ پس وہ برکت جو درویشوں کے ذریعے دوسروں کو پہنچتی ہے اس مضمون کو قرآن کریم نے یہاں ایک خاص رنگ میں کھول کر بیان فرمایا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت کا اس آیت سے ہی تعلق ہے جس کا میں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ تمہیں کیا پتہ کہ کن لوگوں کی وجہ سے تمہارے اموال میں برکت پڑ رہی ہے۔ پس جو لوگ ان غریبوں پر خرچ کرتے ہیں جو خدا کی خاطر محصور ہوئے۔ خدا کا واضح وعدہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تمہیں بہت برکت دے گا۔ اور فصاحت و بلاغت کا عجیب انداز ہے کہ پہلے یہ مضمون بیان فرمایا اور پھر بعد میں ان لوگوں کا ذکر کیا جن کی خاطر ان لوگوں کو برکت ملنے والی ہے۔ فرمایا (-) اگر تم خدا کی راہ میں اپنے اخراجات کو، قربانیوں کو کھول کر پیش کرو، اعلانیہ کر دو تاکہ دوسروں کو تحریک ہو تو (-) یہ بھی اچھی بات ہے۔ اس میں کوئی برائی نہیں (-) لیکن اگر تم ان کو مخفی رکھو اور خدا کی راہ کے فقیروں پر خرچ کرو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے (-) ان غریبوں کی خدمت کا جو سب سے بڑا فیض تمہیں پہنچے گا وہ یہ ہے کہ (-) اللہ تعالیٰ تمہاری بدیاں دُور کرے گا۔ تمہاری کمزوریاں دُور فرمائے گا۔

خدا کے رستے میں خرچ کرنا تربیت کا ذریعہ ہے

پس تمام دُنیا میں ہمیں تربیت کے جو مسائل درپیش ہیں خاص طور پر ترقی یافتہ یا آزاد منش ممالک میں ان کا ایک حل قرآن کریم نے یہ بھی پیش فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں محصور اور غرباء پر خرچ کرو۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ آپ کی کمزوریاں دُور فرمائے گا اور خود تمہاری اصلاح کے سامان مہیا فرمائے گا۔ پھر فرمایا (-) یاد رکھو کہ تم جہاں بھی جو کچھ بھی خدا کی راہ میں کرتے ہو تمہارے اعمال سے خدا خوب واقف ہے۔ ہر چیز پر اس کی نظر ہے۔ تمہارا کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو خدا کی نظر میں نہ ہو۔ پھر فرمایا (-) اے محمدؐ! تجھ پر ان کی ہدایت فرض نہیں ہے۔ تو نے پیغام پہنچانا ہے۔ نصیحت کرنی ہے اور تو بہترین نصیحت کرنے والا ہے (-) ہاں اللہ ہی ہے جس کو چاہے گا ہدایت بخشے گا۔ جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے۔ پھر اس جملہ معترضہ کے بعد واپس اس مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یاد رکھو خدا کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرتے ہو (-) وہ دراصل اپنی جانوں پر خرچ کر رہے ہو۔ یہ نہ سمجھو کہ دوسروں پر کوئی احسان کر رہے ہو۔ تمہارا خرچ اپنے فوائد کے لحاظ سے اور برکتوں کے لحاظ سے خود تم پر ہو رہا ہے (-) لیکن ہم جانتے ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تربیت یافتہ ساتھی اپنے نفوس میں برکت کی خاطر خرچ نہیں کر رہے بلکہ اللہ کی رضا کی خاطر خرچ کر رہے ہیں۔ پس یہ مراد نہ سمجھی جائے۔ کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلیم دے رہا ہے کہ اپنے نفس پر خرچ کرنے کی خاطر خرچ کرو۔ فرمایا ہم جانتے ہیں کہ تمہارا اعلیٰ مقصد خدا کی رضا ہے مگر جب خدا کی رضا حاصل ہو جاتی ہے تو محض دین میں نہیں ہوتی بلکہ دُنیا میں بھی رضا مل جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ایک نتیجہ ہے کہ جو یہ فرمایا گیا کہ جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنی جانوں پر خرچ کرتے ہو۔ ان دونوں آیات کے ٹکڑوں کو ملا کر پڑھا جائے تو مضمون یہ بنے گا کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ تم جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو محض اللہ کے پیار کی خاطر، اس کی محبت جیتنے کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتے ہو لیکن اس رضا کا ایک ظاہری نتیجہ بھی ضرور نکلے گا اور وہ یہ کہ تمہارے اموال میں ایسی برکت ملے گی کہ گویا تم دوسروں پہ نہیں بلکہ خود اپنی جانوں پر خرچ کرنے والے تھے اور اس کی مزید تشریح یہ فرمائی کہ (- البقرہ ۲۷۲ و ۲۷۳) اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے یقین جانو وہ تمہیں خوب لوٹایا جائے گا (-) صرف لوٹانے کا مضمون نہیں بلکہ بھرپور طور پر لوٹایا جائے گا۔ اور تم سے کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ یہ ایک محاورہ ہے۔ طرزِ بیان ہے۔ جب کہا جائے کہ کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا تو مراد یہ نہیں ہے کہ محض عدل کیا جائے گا بلکہ بالکل برعکس مضمون ہوتا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ (-) اُن سے ظلم نہیں کیا جائے گا تو مراد یہ ہوتی ہے کہ انہیں بہت زیادہ دیا جائے گا۔ ظلم تو درکنار اتنا عطا ہو گا کہ احسانات ہی احسانات ہوں گے۔ یہ ایک طرزِ بیان ہے جو مختلف زبانوں میں ہے۔ عربی میں اور خصوصیت کے ساتھ قرآن کریم میں اس طرزِ بیان کو اختیار فرمایا گیا تو (-) صرف یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ ظلم نہیں کرے گا جتنا دیا اتنا واپس کر دے گا۔ مراد یہ ہے کہ خدا کی طرف سے کوئی کمی واقع نہیں ہو گی۔ اتنا دے گا کہ تمہارے پیٹ بھر جائیں گے تم کانوں تک راضی ہو جاؤ گے۔ یہ معنی ہے اس آیت کا۔ یہ سب بیان کرنے کے بعد فرمایا (-) اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت جو ہم خرچ کرنے کی تاکید کر رہے ہیں تو یہ عام خرچ نہیں بلکہ خصوصیت سے ان فقراء کی خاطر خرچ ہے جو خدا کے رستے میں گھیرے میں آگئے اور ان میں زمین پر چل کر اپنے کمانے کے لئے گنجائش نہیں رہی۔ وہ محبت کی رسیوں میں باندھے گئے (۔) حالانکہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں۔ کھانے کے بھی وہ محتاج ہیں۔ پہننے کے بھی، اوڑھنے کے بھی محتاج ہیں۔ ان کی ساری ضرورتیں خدا پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ تمہیں فرماتا ہے کہ تم ان کی ضرورتیں پوری کرو خدا تمہاری ضرورتیں پوری کرے گا اور تمہاری ضرورتیں پوری کرنے میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو بھی انہی معنوں میں (۔) خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ جس رنگ میں بھی ہوں۔ جہاں بھی ہوں۔ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ان کی خدمت کی توفیق بخشے اور ان کا فیض خدا تعالیٰ کے فضلوں کی صورت میں ساری دنیا کی جماعت پر نازل ہوتا رہے۔"

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کا ایک مکتوب گرامی

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے) نے ۱۶۔ گریسن ہال روڈ لندن ساؤتھ ویسٹ ۱۸، سے ۹ جنوری ۱۹۸۹ء کو محترمہ امۃ الباری صاحبہ (کراچی) کو لکھا۔

"سب سے پہلے تو لجنہ کراچی کو ۵۰ سال مکمل ہونے پر مبارکباد دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے اور آپ کے مجلّہ کو کامیاب کرتے ہوئے سب رکاوٹیں دُور فرمائے۔ (اے خدا تُو ایسا ہی کر)۔ آپ نے جو سوال لکھے ہیں وہ تو ہر احمدی کے ذہن میں آتے ہیں۔ چاہے وہ قریب رہتا ہو یا دُور۔ دراصل اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے جس سے سارے کام ہو رہے ہیں۔ (امامت) پر سایہ باری تعالیٰ ہے جو انسانی ہمت سے بڑھ کر کام لے پا رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک مختلف نوعیت کی ہوتی ہے اور اسی نسبت سے جواب بھی دیتے ہیں۔ مختصراً یہ کہ ڈاک ذاتی، جماعتی مشورے اور دعائیہ نوعیت کی ہوتی ہے۔ ایک بات میں خاص طور پر لکھوں گی کہ حضور ہر آنے والے خط کو ضرور پڑھتے ہیں، چاہے وہ کسی نوعیت کا ہو۔ اور ہم حیران ہو جاتے ہیں کہ لمبا چوڑا خط ہے لیکن حضور کی نظر صرف اسی لائن پر رُکی ہے جو لکھنے والے کا منشاء تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے۔ اور ایک نظر ہی کافی ہوتی ہے۔

جہاں تک ذاتی خطوط کا تعلق ہے ان کا جواب اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور جماعتی خطوط متعلقہ شعبہ کو ہدایات کے ساتھ بعض دفعہ لفظاً لفظاً جواب لکھواتے ہیں اور بعض دفعہ صرف ہدایات ہی دیتے ہیں۔ جماعتی ایڈمنسٹریشن کے خطوط اور اہم فیصلوں کے خطوط لفظاً لفظاً لکھواتے ہیں۔ ایسے خطوط جن میں مشورے کے لئے لکھا ہو یا دوائی کے متعلق تحریر ہو ان کا جواب بھی خود لکھواتے ہیں۔ ان کے علاوہ دعائیہ خطوط سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔ ان کو پڑھ کر اگر خاص ہدایت دینی ہو تو خط کے کنارے پر لکھ دیتے ہیں اور دعائیہ خطوط کے جواب کے لئے کئی لوگ مقرر ہیں۔ ربوہ میں یہ کام دفتری طور پر ہوتا تھا۔ لیکن یہاں والنٹیرز ہیں جو جواب دیتے ہیں۔ ان سب خطوط کا پڑھنا واقعی ایک اہم کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ وقت میں برکت ڈالتا ہے۔ ویسے جب بھی میں نے دیکھا، صبح شام اور دوپہر، ہر وقت حضور کے ہاتھ میں خطوط کا پلندا ہوتا ہے۔ سفر میں کار میں بیٹھے ہوئے یا ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہوں خطوط ساتھ ہوتے ہیں۔ لندن سے اسلام آباد (ٹلفورڈ) آتے جاتے خطوط اور سیکرٹری ساتھ ہوتے ہیں اور جواب بھی ساتھ ساتھ لکھواتے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ شام کو سونے سے قبل اہم خطوط پڑھتے ہیں۔

سوال نمبر ۲ کے سلسلے میں اتنا ہی کافی ہے کہ ہر اچھی پکی ہوئی چیز پسند ہے۔ خوش ذائقہ ہو، بس۔ کبھی کبھار مچھلی پکوانے کے لئے کہہ دیتے ہیں۔ صبح ناشتہ خود تیار کرتے ہیں۔ یہ عادت حضور کی ہمیشہ سے ہے۔ اور (امامت) کے بعد بھی قائم ہے۔ کھانا پکوانے اور گھریلو کاموں میں پوری دلچسپی لیتے ہیں۔ بلکہ اگر یوں کہوں ہر بات کا خیال رکھتے ہیں تو زیادہ صحیح ہوگا۔ اور کپڑے اپنے لئے خود ہی پسند فرماتے ہیں۔ آپ

باقی صـ۷ـ پر

خبریں

○ پاکستان کے وزیراعظم پاکستان ایران ترکی اور وسط ایشیا کی حال ہی میں آزاد ہونے والی ریاستوں کے سربراہ اجلاس میں شرکت کے لئے ترکمانستان کے دارالحکومت اشک آباد پہنچ گئے ہیں۔ اس کانفرنس میں تجارت مواصلات اور تعلقات میں اضافے کے لئے اہم اقدامات کئے جائیں گے۔ ایک ایسی ریل چلانے کا منصوبہ ہے جو ان ملکوں سے گزرتی ہوئی ترکی اور چین کو ملا دے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ افغانستان میں امن کا انحصار پاکستانی تنظیموں پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی پاکستانی تنظیم یا اس کے کسی عہدیدار نے خلل نہ ڈالا تو جلد امن قائم ہو سکتا ہے۔

○ گوجرانوالہ پولیس نے ایک اہم شخصیت کے قریبی عزیز کو مشکوک قرار دے کر گولی سے اڑا دیا۔ ایس ایس پی گوجرانوالہ نے واقعہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ پولیس والوں کے خلاف سخت ایکشن لینے کا اعلان کیا ہے۔

○ بی اے، بی ایس سی کے سالانہ امتحان جو ۱۳ مئی ۹۲ء سے شروع ہو رہے تھے غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر گئے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر تیس پینتیس اراکین کے باعث وزیراعظم کو برطرف نہیں کر رہے۔

○ بلوچستان میں سوئی کے مقام پر کرفیو کی خلاف ورزی پر ایک شخص کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ کوئٹہ میں بھی کرفیو نافذ ہے۔ گذشتہ روز کرفیو میں وقفہ دیا گیا لیکن اب پھر کرفیو کی پابندیاں سخت کر دی گئی ہیں۔ بلوچستان کے حالیہ ہنگامے بلدیاتی انتخابات کی وجہ سے شروع ہوئے ہیں۔

○ نواب اکبر بگٹی کے ساتھ مل کر بلوچستان کی تین سیاسی جماعتیں صوبائی حکومت کے خلاف تحریک چلائیں گی۔

○ حکومت نے پاسپورٹ پالیسی میں تبدیلی کر دی ہے۔ اب پاسپورٹ بنوانے کے لئے پولیس کی جانچ پڑتال لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ پولیس پڑتال میں ۳۰ دن لگیں گے۔ اس طرح سے اب ارجنٹ پاسپورٹ بنانے کی سہولت ختم کر دی گئی ہے۔

○ افغان رہنما یونس خالص نے بھی حکمت یار کے مطالبہ کی حمایت کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر سرکاری ملیشیا کو نہ نکالا گیا تو جنگ لازمی ہوگی۔

○ وفاقی وزیر غلام دستگیر نے کہا ہے کہ مارشل لاء لگوانے کی سازشیں کی جا رہی ہیں انہوں نے پیر پگارا کی مسلم لیگ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ گھپلا لیگ کا نہ سر ہے نہ پیر۔

○ فلپائن میں انتخابات میں ۴۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں نے فوجی اہمیت کے دو پلوں کو بموں سے تباہ کر دیئے ہیں۔ ان پلوں کی تباہی سے بھارتی فوج کے یونٹ اسلام آباد کے ہیڈ کوارٹر سے کٹ گئے۔ سری نگر اور سوپور میں جھڑپوں کے دوران ۹ بھارتی فوجی مارے گئے ۶ حریت پسند اور ۵ شہری بھی شہید ہو گئے۔ تلاشیوں کے دوران ۲۷ افراد گرفتار کر لئے گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں تعینات نیم فوجی افسروں پر بدعنوانیوں کے سنگین الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ بھارتی وزارت داخلہ کے ذرائع نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان کی انٹر سروسز انٹیلی جنس ایجنسی بھارتی فوجیوں کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کر رہی ہے۔

○ جمہوریہ قازقستان نے اپنی مسلح افواج قائم کر لی ہے۔ صدر نور سلطان کے حکم سے آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کی مسلح افواج کے یونٹ اسلحہ اور دیگر ساز و سامان اب قازقستان کے کنٹرول میں دے دیا گیا ہے۔ اس کارروائی کا مقصد دوسری آزاد ریاستوں کو بھی اپنی افواج قائم کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ چند دن قبل روسی صدر بورس یلسن نے بھی اپنی آزاد فوج قائم کرنے کا اعلان کیا تھا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ حکومت مجھ پر افغان خانہ جنگی کا الزام ثابت کرنے کے لئے عدالتی کمیشن قائم کرے تو حکمرانوں کی وہ لوٹ کھسوٹ سامنے آئے گی کہ لوگ دنگ رہ جائیں گے۔

○ وزیر دفاع نے کہا ہے کہ اسلامی اتحاد چھوڑنے والی جماعت کے ارکان کے خلاف کارروائی کے لئے مشورے جاری ہیں۔ قانونی مشوروں کے بعد ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ ابھی منسوخ نہیں ہوا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی سیاسی جماعت اس سے بالاتر نہیں ہے۔

○ صوبہ سرحد کے لیڈر خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی ہمیشہ دوسروں کے کندھوں پر سوار ہو کر اسمبلیوں میں پہنچی ہے۔ وہ تنہا تو بلدیاتی انتخابات بھی نہیں جیت سکتی۔

○ بی بی سی نے کہا کہ اپوزیشن مذاکرات سے پہلے حکومت کی جانب سے سیاسی کشیدگی کم کرنے کے اشارات چاہتی ہے۔

○ کابل میں جنگ بندی میں پیر کی شام تک توسیع کر دی گئی ہے۔ جنگ بندی کی سابقہ مدت ہفتہ کی صبح کو ختم ہو گئی تھی۔

○ افغان لیڈر حکمت یار خان نے کہا ہے کہ میری جنگ صرف اور صرف نجیب اور ملیشیا سے ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے بات چیت کے لئے ابھی کوئی جواب نہیں دیا۔

○ محترمہ بے نظیر کو وزیر اعظم نے مذاکرات کی جو دعوت دی ہے اس کا تعلق محترمہ کے حالیہ دورہ امریکہ اور بعض اہم شخصیات سے ہے اس کا تعلق پاکستان کے ایٹمی پروگرام سے بھی ہے۔ خیال ہے کہ محترمہ ان مذاکرات سے قبل اپنی بعض شرائط منوائیں گی۔

○ امریکہ نے مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں بھارت کو شرکت کی دعوت دے دی ہے۔

○ صوبہ سرحد کے گورنر کے خلاف پیپلز پارٹی مسلم لیگ جماعت اسلامی جے یو آئی اور اے این پی نے مشترکہ جلوس نکالا۔ اس کا مقصد پشاور میں اغوا، کار چوری اور ڈکیتی کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے خلاف احتجاج کرنا اور گورنر سرحد کیخلاف احتجاج کرنا تھا۔

○ امرتسر میں سکھوں نے وزیر صحت کو بم سے ہلاک کرنے کی کوشش کی ان کے باڈی گارڈ ہلاک ہو گئے جبکہ وزیر موصوف شدید زخمی ہوئے۔ ۴۰ دیگر افراد زخمی ہو گئے یہ بم ایک پر ہجوم مارکیٹ میں کار میں رکھا گیا تھا۔ جس کے پھٹنے سے ۱۷ افراد ہلاک ہو گئے۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

کا سوال نمبر تین اور سات تو آپس میں مربوط ہیں۔ کیونکہ مطالعہ ہی درحقیقت حضور کے لئے ریلیکسیشن کا دوسرا نام ہے۔ علمی اور سائنسی رسالے مطالعہ میں رہتے ہیں۔ اور رہا یہ سوال کہ جماعتی طور پر ہر ذہن میں اٹھنے والے سوالوں کا جواب کیسے خطبہ جمعہ میں آجاتا ہے۔ یہ تو عزیزہ ایسے ہے کہ روزانہ ایسے خطوط آتے ہیں جن میں سارے مسائل اور خیالات کا ذکر ہوتا ہے، اس کے علاوہ روزانہ ملاقاتی بھی ان باتوں کا ذکر کر دیتے ہیں۔ اس طرح حضور ہماری مشکلات اور مسائل سے باخبر رہتے ہیں۔ ویسے مربیان سلسلہ بھی جماعت کے احباب کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات و مسائل سے حضور کو باخبر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہو اور دین متین کی خدمت کی اعلیٰ سے اعلیٰ توفیق عطا فرمائے۔

جب تک اللہ تعالیٰ سے محبت ذاتی پیدا نہ ہو تو ایمان بڑے خطرہ کی حالت میں ہے لیکن جب ذاتی محبت ہو جاتی ہے تو انسان شیطان کے حملوں سے امن میں آجاتا ہے اس ذاتی محبت کو دعا سے حاصل کرنا چاہیئے۔

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بیرون ملک ملازمتیں

بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے اس سال کے آخر تک مشرق وسطیٰ میں افرادی قوت بھیجنے کے لئے دو لاکھ کی تعداد مقرر کی ہے۔ ۱۹۹۲ء کے پہلے چار ماہ میں ساٹھ ہزار پاکستانیوں کو سعودی عرب کویت اور متحدہ عرب امارات میں بھیجا جا چکا ہے۔ گذشتہ سال ایک لاکھ پچاس ہزار پاکستانیوں کو مشرق وسطیٰ میں ملازمتیں ملی تھیں۔ یہ ملازمتیں زیادہ تر سعودی عرب میں تھیں۔ چالیس ہزار کویت سے آنیوالے لوگ بھی واپس اپنی اپنی ملازمت پر پہنچ گئے۔ یہ ان ساٹھ ہزار میں سے ہیں جو واپس جائینگے اور ان کے سلسلے میں حکومت نے ہر ممکن کوشش کر کے انہیں نوکریاں دوبارہ دلوا دی ہیں۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حکومت اس بات کی کوشش کرے گی کہ پاکستانی پیشہ ورانہ مہارت حاصل کریں تاکہ انہیں زیادہ سے زیادہ ملازمتیں مل سکیں۔ اگرچہ پاکستان اس وقت بعض مسائل سے دوچار ہے۔ لیکن بتایا گیا ہے کہ عنقریب ان مسائل کا حل تلاش کر لیا جائیگا۔ اور لوگ بہتر زندگی بسر کر سکیں گے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

جرمن ہومیو علاج

جرمنی کی سیل بند ادویات پر مشتمل پیچیدہ اور پرانے امراض کا مؤثر اور کامیاب ترین علاج ہے۔ اگر آپ نے درج ذیل امراض میں ہر ممکن علاج کے بعد بھی افاقہ نہ پایا ہو

تو درج ذیل ادویات سے انتخاب کریں

معدے و آنتوں کے امراض

نمبر	امراض	ملی لیٹر	قیمت
GH-19	تیزابیت، معدے و آنتوں کی سوزش۔	20 ML	70/=
GH-20	گیس، ڈکاریں، قبض، بدہضمی پرانی تکلیف۔	60 ML / 30ML	90/= / 50/=
GH-21	زخم، السر، درد، اپھارہ۔	20ML	70/=
GH-22	خون بہنا، السر، زخم، درد، گیس۔	60TAB	55/=
GH-23	〃 〃 〃 〃	50CAP	75/=
GH-24	دست، پیچش، سوزش، گیس۔	20 ML	70/=
GH-28	ہر قسم کی قبض، ریاح، (موٹاپا)۔	50TAB	75/=
	〃 〃 〃 (قطرے)	20 ML	70/=

کمر درد۔ ریڑھ کی ہڈی کے امراض

نمبر	امراض	ملی لیٹر	قیمت
GH-3	کمر درد، ہڈیوں کا درد، گردن و ریڑھ کی ہڈی و منکوں کی خرابی	20 ML	70/=
GH-4	ہڈی کی جھلی کی سوزش، نشو و نما مضبوطی کیلئے۔	20 ML	70/=
GH-5	ہڈی کا ہل جانا۔ ٹوٹ جانا۔ چوٹ کی وجہ سے خرابی۔	20ML	70/=
GH-29	جرمن ہومیو کمپلان ½ ہڈیوں کی نشو و نما اور بوڑھوں کی ہڈیوں کو سخت و طاقتور بنانے کے لئے	125 گرام / 50 گرام	70/= / 30/=
GH-1	جرمن ہومیو مرہم ½ نئی و پرانی چوٹ۔ ہڈیوں کی خرابی اور اعصابی دردوں کیلئے اکسیر ہے۔	40 گرام / 20 گرام	35/= / 20/=

گردے، مثانہ کی پتھری، درد، سوزش

نمبر	امراض	ملی لیٹر	قیمت
GH-6	درد، گردہ، مثانہ، پتھری کو ریزے ریزے کر کے نکالتی ہے۔	20 ML	70/=
GH-7	کمزوری گردے، البومن، پتھری، درد۔	20 ML	70/=
GH-8	پیشاب کے جملہ امراض، ورم، سوجن، خون۔	20ML	70/=
GH-9	گردے، مثانہ کا ورم، پتھری بننے کی عادت کو ختم کرتا ہے۔	100ML	100/=

پتے کی پتھری، ورم، جگر کے امراض

نمبر	امراض	ملی لیٹر	قیمت
GH-10	پتے کی پتھری تحلیل کرتی ہے۔ ابتدا میں حیرت انگیز فائدہ کرتی ہے۔	50CAP	75/=
GH-11	پتھری، ورم، یرقان، جگر کا بڑھ جانا۔	100ML	100/=
GH-12	پتے کی پتھری کو تحلیل کرنے اور جگر کیلئے اکسیر ہے۔	20 ML	70/=
	〃 〃 〃 〃	60TAB	55/=

بواسیر خونی، بادی، فشر، فسچولہ (ناسور)

نمبر	امراض	ملی لیٹر	قیمت
GH-32	ہر قسم کی نئی پرانی بواسیر (خونی، بادی) فشر۔	20ML	70/=
GH-33	بواسیر میں مددگار دوائی	20ML	70/=
GH-34	بواسیر، فسچولہ ناسور۔	20ML	70/=
GH-35	خونی و بادی بواسیر کیلیے، مسوں کیلئے اکسیر ہے۔	50TAB	90/=
GH-1	جرمن ہومیو مرہم ½ اوپر لگانے کیلئے۔	40 گرام / 20 گرام	35/= / 20/=

چہرے کے کیل مہاسے، دانے، داغ

نمبر	امراض	ملی لیٹر	قیمت
GH-38	جوانی کی عمر میں چہرے کے داغ، دانے، کیل، مہاسے۔	20ML	70/=
GH-39	اوپر کی دوائی کیلئے مددگار۔ غدود کی اصلاح کیلئے۔ (مردوں کیلئے)	20ML	70/=
GH-40	GH-38 کی مددگار دوا۔ غدود کی اصلاح کیلئے۔ (عورتوں کیلئے)	20ML	70/=
GH-41	خون کی صفائی کیلئے مددگار۔	20ML	70/=
GH-29	جرمن ہومیو کمپلان ½ خون کی کمی طاقت کیلئے۔	125 گرام	70/=
GH-1	اور جرمن ہومیو مرہم ½ اوپر لگانے کیلئے۔	40 گرام	35/=

بال گرنا، سفید ہونا، خشکی، جوئیں

نمبر	امراض	ملی لیٹر	قیمت
GH-43	وقت سے پہلے بالوں کا گرنا، نشو و نما رک جانا۔ گنجا ہو جانا۔ (پینے کی دوا)	30 ML	75/=
GH-44	بیماری شدید ہو تو اوپر کی دوائی کے ساتھ مددگار دوا۔	30ML	75/=
GH-45	خون میں کولسٹرول کی زیادتی، زیادہ گوشت کھانے کی وجہ سے پیدا شدہ امراض۔ گنج پن۔ قبل از وقت بالوں کا جھڑنا۔ سفید ہونا جسمانی کمزوری کیلئے	30 ML	125/=
GH-46	اوپر کی تکالیف میں بالوں میں لگانے کیلئے مفید ترین تیل۔ اس کے ساتھ جرمن ہومیو کمپلان / ٹانک کا استعمال زیادہ مفید ہے۔	100ML	100/=

(۱) جلد اور مکمل آرام کیلئے 2-4 دوائیاں ایک ساتھ استعمال کیجا سکتی ہیں۔
(۲) استعمال و پرہیز کا طریقہ دوائی کے ساتھ ہوگا۔
(۳) پرانی بیماری کیلئے علاج ایک سے دو ماہ جاری رکھنا ضروری ہے۔
(۴) بذریعہ ڈاک پیکنگ و V.P کا خرچہ بذمہ خریدار ہوگا۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

اوقات:۔ صبح ۹ تا ۱۲ بجے ۔ شام۔ بعد نماز عصر تا نماز عشاء
رحمٰن کالونی۔ ربوہ ۳۵۴۶۰ فون:۔ ۴۱۴
تعطیل بروز اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے
دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون: ۵۴۳

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون: ۶۴۳/۵۵۰
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

بچوں کے جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

خواتین کیلئے خوشخبری

ربوہ میں ۲۱/۱۸ دارالرحمت وسطی میں خواتین کیلئے گارمنٹس کی تیاری اور اس ضمن میں دیگر کاموں کیلئے ایک مکمل یونٹ نصب کیا گیا ہے جس میں ملبوسات کی تیاری کے علاوہ ہر قسم کی دیگر اشیاء کی تیاری اور فراہمی کا بندوبست ہے۔

اس یونٹ کو خواتین ہی چلا رہی ہیں۔

حصیہ انڈسٹریل ہوم
دارالرحمت وسطی لاہوریے والی گلی ربوہ فون ۷۸۳

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۱۵۰/ روپے
زدجام عشق خاص
چار صد اسی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۲۴

چورن
صرف چند نمکیات کا پوڈر ایک مفید چورن نہیں ہوتا۔
ہمارے اکسیر معدہ
میں شامل سترہ جڑی بوٹیاں پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اسہال۔ بھوک نہ لگنا۔ دائمی قبض۔ کھٹے ڈکار۔ متلی اور ہیضہ کے لئے بمنزلہ اکسیر ہیں — عام استعمال کی بے نظیر اور لذیذ چیز ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۶/-، ۱۲/-، ۲۴/-
سٹاکسٹ کیلئے معقول کمیشن پر مال دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ
رجسٹرڈ۔ ربوہ۔ پاکستان

قدیمی ۔ اوّلین ۔ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر: ۵۵۸

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۷۱

اراضی برائے فروخت
زمین رقبہ تقریباً ۱۱ کنال محلہ طاہر آباد نزد جلسہ گاہ ساہیوال روڈ برائے فروخت ہے۔ سرمایہ کاری کیلئے بہترین موقع۔ پولٹری فارم یا فش فارم کیلئے بھی موزوں ہے۔ علاقہ کا پانی میٹھا ہے۔
رابطہ: کیپٹن عزیز احمد۔ ربوہ فون: ۷۴۳
منیر احمد جاوید۔ لاہور فون: ۸۶۳۰۰۰
محمد اشرف کھوکھر۔ کراچی فون دفتر ۴۷۵۴۹۱

مرض اٹھراء کی شکار • نرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے
دواخانہ محافظ صحت
کوٹھہاں سنگھ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں
المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک اوکاڑہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)
کراچی
الکریم جیولرز
فون ۶۳۲۵۵۱۱
پروپرائیٹرز
میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

قدیمی ۔ اوّلین ۔ مشہور آفاق
حب اٹھراء
تیس گولی تیس روپے۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے
نیران
نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے
زدجام عشق
تیس گولی ۹۰/- روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ۔ پاکستان
فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔